ڈاکٹر رخسانہ کوثر
ای ایس ٹی (اردو)، پنجاب اسکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، شیخوپورہ

Dr. Rukhsana Kausar
EST (Urdu), Punjab School Education Dept. Sheikhupura

"دارالاِشاعتِ پنجاب لاہور" کی ادب الاطفال میں خدمات

"Dar-ul-Isha'at-e-Punjab-Lahore" services in children's literature

Abstrat: The publishing house "Dar-ul-Isha iat-i-Punjab" played a significant role in promoting the Urdu literature for children. It issued a weekly magazine "Phool" for children in 1909. It rendered commendable services for the mental and literary growth of children till half century. This institute published books containing short stories, religion, poetry and ethics, keeping in view the educational, recreational, moral, and psychological needs of children according to their different stages of life and gender. It also published text books in easy language to fulfil the educational needs of the children. It printed booklets for children at cheapest price and gave the concept of Paisa Library. The services of this publishing house are unforgettable in the promotion of Urdu literature for children in the subcontinent.

Key Words: literary growth, ethics, recreational, psychological needs, Paisa Library

"دارالاِشاعتِ پنجاب لاہور" نے سید ممتاز علی کی سرپرستی میں ۱۸۹۸ء میں "تہذیبِ نسواں" رسالہ جاری کیا اور زور و شور سے عورتوں کی تعلیم اور اصلاح کے لیے لاتعداد مضامین اس میں شایع کیے۔ اس رسالے میں بچوں کے لیے وقتاً فوقتاً تحریریں شائع ہوتی تھیں۔ محمدی بیگم (اہلیہ سید ممتاز علی) اپنی زندگی میں ہی اس ادارے سے بچوں کے لیے ایک رسالہ جاری کرنا چاہتی تھی، لیکن وہ اپنی زندگی میں اس خواب کو پورا نہ کر سکیں۔ ۱۹۰۹ء میں اس ادارے نے بنت نذر الباقر کی ادارت میں بچوں کا ہفتہ وار اخبار "پھول" جاری کیا۔ جس نے نصف صدی تک بچوں کے ادب میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ اس ادارے نے سینکڑوں کی تعداد میں چھوٹی چھوٹی کہانیاں، انگریزی قصوں کے ترجمے، مذہب، اخلاق اور تربیت کے موضوع پر بچوں کے لیے کتابیں شایع کیں۔ اِس سلسلے میں محمد حنیف شاہد اپنے مضمون "تاج صاحب اور دارالاشاعت پنجاب" میں لکھتے ہیں

"بچوں کی تعلیم کے ماہرین کا خیال ہے کہ بچوں اور بچیوں کو نصاب کے علاوہ ایسی کتابیں بھی دینی چاہیں جنھیں وہ فارغ اوقات میں استاد کی مدد کے بغیر بآسانی پڑھ سکیں۔ مغربی ممالک میں تو بچوں اور بچیوں کی کتابوں کا وافر ذخیرہ موجود ہے لیکن اُردو میں ایسی کتابیں بہت تھوڑی تعداد میں تھیں۔ دارالاشاعت پنجاب نے بچوں اور بچیوں کے فائدے اور دلچسپی کے لئے کثیر تعداد میں کتابیں شایع کر کے اس کمی کو پورا کیا۔ ان میں بعض کتابیں ایسی ہیں جنھیں ننھے بچے قاعدہ ختم کرنے کے بعد ہی اُستاد کی مدد کے بغیر پڑھ سکتے ہیں۔ ان کتابوں میں بھی تدریج کا بہت خیال رکھا گیا ہے۔ ایک کتاب کے مطالعہ کے بعد بچہ بآسانی دوسری

کتاب اور دوسری کے بعد تیسری کتاب پڑھ سکتا ہے۔ زبان سادہ اور بامحاورہ ہے۔ ان میں ایسی ایسی ننھی کہانیاں، آسان نظمیں، ہنسی کی باتیں، لطیفے اور معلوماتی مضامین پیش کئے گئے ہیں جنھیں بچے بے حد پسند کرتے ہیں۔"(۱)

"دارالاشاعت پنجاب لاہور" کو یہ اعجاز بھی حاصل ہے کہ اُس نے بچوں کے لیے چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی کتابیں کم قیمت میں لکھ کر شایع کرنے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔

اس سلسلے میں "پیسہ لائبریری" کی کتابیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ "پیسہ لائبریری" کی کتابیں باقاعدہ ایک مقصد کے تحت شایع کیں جاتی تھیں۔ "دارالاشاعت پنجاب لاہور" نے پیسہ لائبریری کے لیے جو مقاصد متعین کیے تھے اس کا اندازہ "تہذیب نسواں" میں ایک مطبوعہ اشتہار سے ہوتا ہے۔

"بچوں کا دل اپنے سکول کی کتابیں پڑھ پڑھ کر اُکتا جاتا ہے اور ان کے شوق مطالعہ کو جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم انہیں تفریح طبع کے لئے بھی کچھ کتابیں مہیا کریں۔ اس مقصد کے لئے دارالاشاعت پنجاب نے "پیسہ لائبریری" کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ پیسہ لائبریری کا مقصد یہ ہے کہ بچوں بچیوں کو اپنے سکول کی کتابوں کے علاوہ دوسری اعلیٰ اور دلچسپ کتابیں پڑھنے کو برابر ملتی رہیں اور انہیں اپنے جیب خرچ کا کچھ حصہ کتابوں پر خرچ کرنے کا شوق ہو جائے۔ اس مقصد کے پیش نظر ہر مہینے نہایت دلچسپ کہانیوں کی ایک دلچسپ کتاب چھاپ دی جاتی ہے۔ ان کتابوں کی زبان نہایت پر لُطف اور بہت پیاری ہوتی ہے تا کہ بچے نہ صرف انہیں شوق سے پڑھیں بلکہ انہیں اچھی زبان سے بھی واقفیت ہو جائے۔"(۲)

"پیسہ لائبریری" کا تصور بالکل نیا اور اچھوتا تھا۔ اس سے بچوں میں مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے علاوہ اُن کو بچت کرنے کی عادت بھی پیدا کی جاسکتی تھی کہ وہ اپنے پیسوں سے کتاب خریدیں۔ پیسے جمع کرنے کے لیے بچوں کو یہ ترکیب سمجھائی گئی کہ وہ اپنے جیب خرچ سے ہر روز ایک پیسا بچائیں۔ اس طرح مہینے کے آخر میں اُن کے پاس تیس پیسے جمع ہو جائیں گے۔ جس سے بذریعہ ڈاک وہ "دارالاشاعت پنجاب لاہور" سے اس سلسلے کی نئی کتاب منگوا سکتے ہیں۔ ایک پیسا روز بچانے کی مناسبت سے اس سلسلے کا نام "پیسہ لائبریری" رکھا گیا۔ "پیسہ لائبریری" کے لیے بچوں کو باقاعدہ اس کا ممبر بننا پڑتا تھا۔ اس کے لیے "تہذیب نسواں" میں درج ہے

"پیسہ لائبریری" کا ممبر بننے کے قواعد نہایت معمولی اور سیدھے سادے ہیں۔ جو درخواست آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔ بچے اپنے جیب خرچ میں سے ہر روز ایک پیسہ بچائیں۔ اس طرح دو مہینوں میں ان کے پاس پندرہ آنے ہونگے۔ ان پندرہ آنوں میں سے دو آنے منی آرڈر کی فیس پر خرچ ہوں گے۔ باقی تیرہ آنوں میں سے چار آنے دو کتابوں کے محصول ڈاک پر صرف ہونگے اور صرف نو آنے میں سو سو صفحے سے اُوپر کی دو کتابیں بذریعہ رجسٹری بچوں کو مل جائیں گی۔ اگر ممبر چاہیں تو کتابیں ہر مہینے بھی بھیجی جاسکتی ہیں لیکن ہر مہینے کتابیں بذریعہ پوسٹل سرٹیفکیٹ بھیجی جائیں گی۔"(۳)

"پیسہ لائبریری" کے لیے "پھول" میں چھپی دل چسپ کہانیاں چھانٹ کر، پرانی داستانوں کو آسان زبان میں ڈھال کر اور دوسری زبانوں سے اُردو میں ترجمہ کر کے کتابیں شایع کیں گئیں۔ "پیسہ لائبریری" کا سلسلہ بہت مقبول ہوا۔ والدین اور اساتذہ نے اس سلسلے میں شایع شدہ کتابوں کو پسند کیا۔ "پیسہ لائبریری" کی کتابوں کا معیار اعلیٰ تھا۔ سفید کاغذ پر سیاہ روشنائی سے نفیس کتابت کرائی جاتی۔ ہر صفحے پر موٹے موٹے حرفوں کی کھلی کھلی سطریں ہوتیں۔ ہر کتاب کی ایک ہزار جلدیں چھاپی جاتی تھیں۔ "پیسہ لائبریری" کے سلسلے میں شایع شدہ کتابوں پر انگریزی پیسے کی تصویر سرورق پر چھاپی جاتی تھی۔ اس سلسلے کی ۴۰ کتابیں شایع ہوئیں۔ دوسری عالمی جنگ کی وجہ سے پورا ملک کساد بازاری کی لپیٹ میں آگیا اشاعتی کاغذ کم یاب ہو گیا، ڈاک کے اخراجات بڑھ گئے اور "دارالاشاعت پنجاب لاہور" کو "پیسہ لائبریری" کے سلسلے کو بند کرنا پڑا۔

محمدی بیگم نے خواتین کے لیے کتابیں لکھیں تو بچوں کے ادب میں بھی اپنا حصہ ڈالا۔ ''دارالاشاعت پنجاب لاہور'' کے معرض وجود میں آنے کے بعد محمدی بیگم کی بچوں کیلئے تصانیف کا اشاعتی سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ ڈاکٹر اسد اریب لکھتے ہیں:

"۱۸۹۸ء میں دارالاشاعت قائم ہوا۔ اس ادارے نے تعلیم نسواں کے لئے بڑی محنت کی...... عورتوں کی تربیت کے اس رجحان سے بچوں کے ادب کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ چنانچہ اس ادارے سے پہلی ہی اشاعت میں محمدی بیگم نے امتیاز پچیسی کے نام سے پچیس کہانیوں کا مجموعہ شائع کیا۔ ان کہانیوں کے بعد تاج پھول شائع ہوئی۔ یہ کتابیں خاص طور پر محمدی بیگم نے اپنے بچوں کے لیے لکھیں۔''(۴)

محمدی بیگم نے بچوں کے لیے جو کتب تصنیف کیں وہ تمام ''دارالاشاعت پنجاب لاہور'' سے شایع ہوئیں مثلاً:

(۱) امتیاز پچیسی، ۱۹۰۴ء (۲) تاج گیت، ۱۹۰۵ء (۳) تاج پھول، ۱۹۰۶ء (۴) چوہے بلی نامہ، ۱۹۰۸ء (۵) ریاض پھول، ۱۹۱۹ء (۶) انگریزی گریمر، ۱۹۲۶ء (۷) دل چسپ کہانیاں، ۱۹۲۶ء (۸) دل پسند کہانیاں، ۱۹۲۶ء (۹) تین بہنوں کی کہانی، ۱۹۲۶ء (۱۰) بولتی چڑیا، ۱۹۲۶ء (۱۱) خواب راحت، ۱۹۲۷ء (۱۲) علی بابا چالیس چور، ۱۹۴۷ء "دارالاِشاعتِ پنجاب لاہور'' کی کتابیں عوام الناس میں مقبول ہونے کے ساتھ محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران سے بھی تعریف و تحسین کا شرف حاصل کرتی تھیں۔ محکمہ تعلیم نے کئی کتابیں بچوں کے لیے اسکولوں کی لائبریریوں کے لیے خریدیں اور اسکول کے بچوں کے لیے مفید بتائی گئیں۔ محمدی بیگم اس حوالے سے لکھتی ہیں:

"تاج گیت کا مسودہ چھپنے سے پہلے جناب مسٹر ڈبلیو بل صاحب ڈائریکٹر سر شتہ تعلیم پنجاب کو ملاحظہ کرا دیا گیا تھا۔ میں نہایت مشکور ہوں کہ صاحب ممدوح نے اسے بہت پسند فرمایا اور اسکولوں میں ننھے بچوں کو انعام دینے کے لیے تاج گیت کی ایک ہزار جلد خریدنے کا وعدہ فرمایا۔ خاکسار کے لیے یہ امر موجب نہایت عزت و حوصلہ افزائی کا ہے۔''(۵)

اس ادارے نے بچوں کو آسان زبان میں بڑی دل چسپ اور سبق آموز کتابوں سے متعارف کروایا۔ محمدی بیگم نے بچوں کے ادب میں گراں قدر خدمات انجام دی۔ انھوں نے اپنے بیٹے امتیاز علی تاج کے لیے جو کتابیں تصنیف کیں وہ اس ادارے نے شایع کر کے کئی بچوں کو ان دل چسپ کتابوں کو پڑھنے کا موقع فراہم کیا۔ ''دارالاشاعت پنجاب لاہور'' نے اُردو میں بچوں کے ادب کے بڑے اچھے ادباء اور شعراء کو متعارف کروایا۔ انھوں نے ''پھول'' سے لکھنا سیکھا اور ''پھول'' میں اپنی نگارشات شایع کروائیں۔

"کون نہیں جانتا کہ زمانہ حاضر کے بہت سے ادیب...... جنہیں گزشتہ چالیس پنتالیس برسوں میں شہرت ملی۔ انہوں نے پھول سے لکھنا سیکھا۔ پھول سے لکھنا شروع کیا۔ اس لیے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ''پھول'' صرف ایک اخبار ہی نہیں۔ ایک ادارہ بھی تھا جس نے کم و بیش پچاس برس تک ملک کے ادیبوں کو دعوتِ فکر دی اور نئے لکھنے والوں کی ذہنی تربیت کا فریضہ سرانجام دیا۔''(۶)

"پھول" اُردو صحافت کا پہلا بچوں کا رسالہ جو نصف صدی تک بچوں کی اخلاقی اور علمی تربیت کرتا رہا۔ ''پھول'' کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ اس میں بچوں کی تحریریں اولین ترجیح میں شائع کی جاتیں جب کسی بچے کی تحریر ''پھول'' میں چھپتی تو اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہتا۔ اب وہ دوسری دفعہ پھر اسی کوشش میں جُت جاتا۔ اُس کی دیکھا دیکھی دوسرے بچوں میں ''پھول'' میں تحریریں چھپوانے کا شوق اُبھرتا جس سے اُن میں زبان کا شعور پیدا ہونے لگتا اور رفتہ رفتہ لکھنے کا سلیقہ آجاتا۔ اس طرح کئی بچے ''پھول'' میں لکھتے لکھتے، بعد میں بڑے ادیب بن گئے۔ ''پھول'' کو اس دور کے اہم ادباء کی قلمی معاونت بھی حاصل رہی تقریباً اس

دور کے اُردو ادب کے تمام اہم قلم کار ''دارالاشاعت پنجاب لاہور'' سے کسی نہ کسی واسطے سے وابستہ رہے۔ کچھ ادباء تو باقاعدہ اس ادارے کے ملازم رہے۔ باقی دیگر ادباء نے قلمی معاونت سے اس ادارے کی تصانیف اور رسائل میں اپنا حصہ ڈالا۔ قرۃ العین حیدر ''پھول'' کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"پھول" ایک ادیب ساز اخبار تھا۔ متعدد نامور ادیبوں نے بچپن میں اسی میں لکھنا شروع کیا۔ بعد کے دور میں امتیاز علی تاج، عبدالمجید سالک، پنڈت ہری چند اختر، چراغ علی حسرت، غلام عباس، حفیظ جالندھری اور احمد ندیم قاسمی اس کے مدیر رہے۔''(۷)

"دارالاشاعت پنجاب لاہور'' کے بچوں کے رسالے ہفت روزہ ''پھول'' کا اکتوبر ۱۹۰۹ء میں اجرا ہوا۔ اس رسالے نے مسلسل ۴۸ سال تک بچوں کے ادب میں گراں قدر اضافہ کیا۔ ۱۹۵۷ء میں اس کی اشاعت بند ہوگئی۔ یہ رسالہ دوبارہ اکتوبر ۱۹۷۰ء میں جاری ہوا۔ ''پھول'' کی اشاعت میں اب تسلسل باقی نہ رہا۔ اب یہ ہفت روزہ کی بجائے کبھی پندرہ روزہ، کبھی ماہ نامہ، کبھی دوماہی اور کبھی سہ ماہی صورت میں چھپتا رہا۔ آخر کار فروری ۱۹۷۲ء میں ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء سے فروری ۱۹۷۲ء تک سترہ مہینوں میں اس کے تیرہ شمارے منظر عام پر آئے۔ ''دارالاشاعت پنجاب لاہور'' سے چھپنے والے ''پھول'' رسالے کی کتابت نفیس کرائی جاتی، لفظ موٹے موٹے اور سطریں کھلی کھلی ہوتیں اور بڑی تقطیع پر خوش نما انداز میں چھاپا جاتا تھا۔ تاکہ بچوں کو پڑھنے میں اکتاہٹ نہ ہو اور بچوں کی آنکھوں پر بوجھ محسوس نہ ہو۔

" دارالاشاعت پنجاب لاہور" نے ادبِ اطفال میں جو حصہ ڈالا وہ اُس دور کے مشہور ادباء کی تحریریں تھیں جو اس ادارے سے وقتاً فوقتاً منسلک رہے، سید ممتاز علی نے 'تہذیب نسواں' کی طرح ''پھول'' کے لیے بھی اچھے اور عمدہ مضمون نگار اور مشہور قلمی معاونین سے فائدہ اُٹھایا۔

اختر شیرانی بلند پایہ شاعر تھے انھوں نے بچوں کے ادب میں بھی طبع آزمائی کی۔ انھوں نے مختلف موضوعات پر نہایت آسان اور عام فہم زبان میں نظمیں تخلیق کی ہیں۔ اختر شیرانی بھی ''دارالاشاعت پنجاب لاہور'' کے قلمی معاونین میں شامل رہے ہیں۔

"اختر اُن شاعروں میں ہیں جنہیں''پھول''نے بچوں کے ادب کی طرف متوجہ کیا وہ پھول کے لئے مستقل طور پر بچوں کی نظمیں لکھتے رہے۔ ان کی مشہور نظمیں کاغذ کی ناؤ، جندر اور بندر، تاروں بھری رات، ہماری زبان پھول میں شائع ہوئیں۔"(۸)

ابوالاثر حفیظ جالندھری ''تہذیب نسواں'' اور ''پھول'' کے ۱۹۲۴ء میں مدیر مقرر ہوئے۔

"یہ دور حفیظ جالندھری کی زندگی کا سنہری دور تھا۔ انہیں اس دور میں سید ممتاز علی، شاہ بخاری پطرس، شیخ عبدالطیف تپش، مولانا عبدالمجید سالک اور احمد سلمان (جگل کشور) جیسے نابغہ روز گار افراد کی رفاقت بھی نصیب ہوئی۔ یہی ادبی حلقہ مشمول حفیظ جالندھری اور اے ڈی تاثیر ''نیاز مندانِ لاہور'' کے نام سے مشہور ہوا''"(۹)

حفیظ جالندھری نے ''پھول'' میں بچوں کی نظمیں لکھ کر ان کے کم سن جذبات کی ترجمانی کی اور یوں ادب الاطفال کی تاریخ میں اپنا مقام و مرتبہ بنا لیا۔ حفیظ

جالندھری نے بچوں کے لیے لا تعداد کتب بھی تحریر کیں جو ''دارالاشاعت پنجاب لاہور'' سے شایع ہوئیں۔ مثلاً پھول مالا (۱۰)، بہار کے پھول (۱۱)، حفیظ جالندھری نے محکمہ تعلیم کے ایما پر سکول کے طلبہ کے لئے ہندوستان کی منظوم تاریخ ''ہندوستان ہمارا'' (۱۲)، کے عنوان سے قلم بند کی۔ حفیظ جالندھری نے بچوں کے لیے طبع زاد نظموں کے علاوہ نثری ادب میں بھی اضافہ کیا۔ چناں چہ داستان

امیر حمزہ، طلسم ہو شربا کے معروف مزاحیہ کردار عمر و عیار کے کارناموں کو اپنے مخصوص پیرائے میں ڈھال کر بچوں کی دلچسپی اور تہذیب و تربیت کا سامان بہم پہنچایا ہے۔ڈاکٹر خوشحال زیدی کے نزدیک:

"پھول گروپ" کے کچھ مصنفین نے بچوں کے لیے طبع زاد کہانیوں کے ساتھ ساتھ "پنچ تنتر"، "داستان امیر حمزہ"، "طلسم ہو شربا"، "آرائش محفل" اور "قصہ چہار درویش" سنسکرت، عربی، فارسی زبانوں کی کلاسیکی داستانوں سے ماخوذ کہانیاں بچوں کے لیے بھی قلمبند کی ہیں۔مثلاً "عمر و عیار کے کارنامے" (حفیظ جالندھری) "ابوالحسن" (امتیاز علی تاج) "الہ دین کا چراغ" (حجاب امتیاز علی) وغیرہ اس روش کی غماز ہیں۔"(۱۳)

مشہور افسانہ نگار غلام عباس بھی "دارالاشاعت پنجاب لاہور" سے منسلک رہے۔وہ اس ادارے کے بچوں کے رسالے "پھول" کے طویل عرصہ تک ایڈیٹر رہے۔وہ رقم طراز ہیں:

"ادب کی یہ تربیت گاہ تقریباً نصف صدی تک جاری رہی۔شروع شروع میں مولوی ممتاز علی صاحب اکیلے ہی اس کی نگرانی کرتے رہے لیکن کچھ عرصے کے بعد ان کے صاحب زادے سید امتیاز علی صاحب تاج، جو ملک کے مشہور ادیب اور ڈرامہ نگار ہیں۔باپ سے تربیت پا کر اس کام میں ان کا ہاتھ بٹانے لگے اور جب ۱۹۳۵ء میں مولوی ممتاز علی صاحب نے انتقال کیا تو تاج صاحب اس ادارے کے خود معلم بن گئے اس اسکول سے جو ادیب ایڈیٹری کی سند پاکر نکلے ان میں بنت نذر الباقر (نذر سجاد حیدر) سید وجاہت حسین جھنجھانوی، مولانا عبدالمجید سالک، نشتر جالندھری، ابوالاثر حفیظ، پنڈت ہری چند اختر، حفیظ ہوشیار پوری، احمد ندیم قاسمی اور راجا مہدی علی اخاں کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔راقم الحروف کو بھی اسی اسکول سے وابستگی کا شرف حاصل رہا ہے اور اسے فخر ہے کہ جتنے طویل عرصے (۱۹۲۸ء تا ۱۹۳۷ء) اس نے "پھول" کی ادارت کی خدمت انجام دی، اس سے پہلے یا اس کے بعد اور کسی اڈیٹر نے انجام نہیں دی۔"(۱۴)

"دارالاشاعت پنجاب لاہور" سے غلام عباس کی بچوں کے لیے کتابیں "جادو کا لفظ"(۱۵) "چاند کی بیٹی" (۱۶) شائع ہوئیں۔نذر سجاد حیدر "دارالاشاعت پنجاب لاہور" سے وابستہ رہیں۔وہ "پھول" کی پہلی ایڈیٹر تھیں۔وہ اکتوبر ۱۹۰۹ء سے ستمبر ۱۹۱۱ء تک پھول کی ایڈیٹر رہیں۔نذر سجاد حیدر کے "پھول" کے ایڈیٹر ہونے کے بارے میں اُن کی بیٹی قرۃ العین حیدر لکھتی ہیں:

"۱۹۰۹ء میں مولوی سید ممتاز علی نے بچوں کا ہفتہ وار اخبار "پھول" جاری کر کے بنت نذر الباقر کو اس کا اعزازی ایڈیٹر مقرر کیا۔اخبار نوشہرے میں ایڈٹ ہو کر دارالاشاعت پنجاب لاہور سے شائع ہوتا تھا۔"(۱۷)

نذر سجاد حیدر نے پھول کی ایڈیٹری کے زمانے میں بچوں کے لیے کئی کتابیں تصنیف کیں۔جو تمام اصلاحی و درسی ہیں۔"دارالاشاعت پنجاب لاہور" سے نذر سجاد
حیدر کی بچوں کے لیے جو کتابیں شایع ہوئیں ان میں سلیم کی کہانی (۱۹۲۶ء) یہ کہانی "پھول" میں سلسلہ وار چھپتی رہی ۱۹۰۹ءاور ۱۹۱۰ء کے شماروں میں چھپی(۱۸) پھولوں کا ہار (۱۹۲۶ء) وغیرہ ہیں۔سید امتیاز علی تاج نے "دارالاشاعت پنجاب لاہور" کے گہوارے

میں آنکھ کھولی۔اُن کی والدہ محمدی بیگم نے اُن کے لیے کئی کہانیاں لکھیں جو دارالاشاعت پنجاب لاہو رسے شایع بھی ہوئیں۔انہوں نے کم عمری میں ہی ''تہذیب نسواں'' اور ''پھول'' میں لکھنا شروع کر دیا۔

"انہوں نے مشہوررسالے ''پھول'' (لاہور) کی ایک طویل عرصہ تک ادارت بھی کی یہ (پھول) ان کے والد ممتاز علی نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر جاری کیا تھا۔انھوں نے مختلف مضامین اور کہانیاں ''پھول'' کے لیے لکھیں۔تاج کو مختلف موضوعات پر کہانیاں لکھنے کا ملکہ حاصل تھا۔ان کی کہانیوں کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ بظاہر خالص تفریحی کہانیوں میں بھی نو نہالوں کے لیے کام کی باتیں کہہ جاتے ہیں۔تاج کا طریقہ کار سائنٹیفک ہے۔وہ جانتے تھے کہ اگر کونین کی گولی کو شہد میں لپیٹ کر دیا جائے تو وہ کام و دہن میں تلخی پیدا کیے بغیر حلق سے نیچے اتر جاتی ہے اور معدے میں پہنچ کر اپنا اثر دکھاتی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ تاج کی نثری تخلیقات ''ادب اطفال'' کا قیمتی سرمایہ ہیں۔موصوف کی بچوں کے لیے قلمبند کردہ کہانیوں کی کتابوں میں ''موت کا راگ''، ''بچوں کی بہادری''، ''چڑیا خانہ'' (حصہ اوّل و دوم) ''گدگدی'' (حصہ اوّل و دوم) ''پرستان'' اور ''بچوں کی کلیاں'' نیز بچوں کی نظموں کا مجموعہ ''پھول باغ'' کتابی شکل میں دفتر ''پھول'' (لاہور) سے شائع ہو چکے ہیں۔''(۱۹)

امتیاز علی تاج کے ساتھ ہی حجاب امتیاز علی کا نام بھی ادب الاطفال سے منسلک ہے۔جنہوں نے امتیاز علی تاج کے قتل کے بعداپنے داماد نعیم طاہر کے تعاون سے ''دارالاشاعت پنجاب لاہور'' کے بچوں کے رسالے کو دوبارہ اکتوبر ۱۹۷۰ء میں جاری کیا اور فروری ۱۹۷۲ء تک اس کی اشاعت ممکن بنائی۔انھوں نے بچوں کے لیے کئی کہانیاں بھی لکھیں۔حجاب امتیاز علی کی بچوں کے لیے کہانی ''الہ دین کا چراغ''(۲۰) اس کی بہترین مثال ہے۔شیخ نور الٰہی بھی دارالاشاعت پنجاب لاہور سے وابستہ رہے وہ ''پھول'' کے لیے باقاعدگی سے لکھتے رہے۔اُن کی کئی تصانیف اسی ادارے سے شایع ہوئیں۔مثلاً آپ بیتی (۱۹۲۴ء)، رفیق زمیندار (۱۹۲۷ء) آپ بیتی (۲) (۱۹۲۶ء) چن چن (۱۹۲۶ء)، جنگلی شہزادی (۱۹۲۶ء)، چندا ماموں (۱۹۲۵ء)، غٹرغوں (۱۹۲۶ء)، ککڑوں کوں (۱۹۲۶ء) میاں کوشش (۱۹۲۶ء) اور میاؤ میاؤ (۱۹۲۶ء) یہ ساری کتابیں بچوں کے ادب سے متعلق ہیں اور دارالاشاعت پنجاب لاہور سے شائع ہوئیں۔

" دارالاشاعت پنجاب لاہور'' نے بچوں کے لیے اُردو زبان و ادب کی درسی کتب بھی شایع کیں۔محکمہ تعلیم کے بعض افسروں کی فرمائش پر مولوی سید ممتاز علی کی
زیر ہدایت کئی ماہرین تعلیم اور دوسرے زبان دان حضرات کے مشورے سے چھوٹے بچوں کی درسی ضروریات کے عین مطابق ایک سلسلے کے تحت چارکتابیں مرتب کیں۔ان تالیفات میں تمام تر یہ کوشش کی گئی کہ خیالات اور طرز بیان کے لحاظ سے جہاں تک ہو سکے انہیں خورد سال بچوں کے بالکل مناسب حال بنایاجائے۔اس لئے ان کی ترتیب میں خیال رکھا گیا ہے کہ سبقوں کے لیے ایسے موضوع تجویز کیے جائیں جن میں بچوں کو اپنی عمر کے لحاظ سے خاص طور پر دلچسپی ہو۔پھر ان موضوعات پر جو کچھ لکھا گیا ہے۔اُس کے انداز بیان میں تحریر کی مخصوص ثقالت کو جائز نہیں رکھا گیا۔بلکہ بیشتر اسباق میں باہمی گفتگو کی اُس بے تکلفی اور چٹخارے کا رنگ

پیدا کیا گیا ہے جو زبان کی جان ہے۔سلاست اور سادگی کو مد نظر رکھتے ہوئے الفاظ اور خیالات میں بتدریج ترقی کی گئی ہے تا کہ طالب علم پہلی کتاب ختم کر کے دوسری کتاب پڑھنے کے قابل ہو جائے، دوسری پڑھ کر تیسری کے پڑھنے کی استعداد کر لے اور تیسری ختم کر لینے کے بعد مڈل اسکول کا کورس پڑھنے اور سمجھنے کے لائق بن جائے۔آخر میں اساتذہ کے لئے چند اشارات درج کیے گئے ہیں اور ان میں وضاحت سے بیان کیا گیاہے کہ زبان سکھانے کے کیا معنی ہیں اور وہ کس طرح بچوں کو سکھائی جا سکتی ہے۔سب کتابیں حسن اہتمام سے چھاپی گئی ہیں۔سرورق خوشنما اور مضبوط ہیں، رنگین تصویریں بھی اسباق کے مفاہیم سمجھانے کے لیے شامل کی گئی ہیں۔عمدہ کاغذ پر نہایت اعلیٰ لکھائی چھپائی کی گئی ہے۔

"اُردو قاعدہ" اس سلسلے کی پہلی کاوش ہے۔پہلی جماعت کا یہ قاعدہ۱۹۲۶ء (بار اوّل) میں "دارالاشاعت پنجاب لاہور" سے شایع ہوا۔
زیر نظر قاعدہ کئی اعتبار سے
بہترین خوبیوں کا حامل ہے۔یہ کتابچہ ایسی تصاویر سے آراستہ ہے جو بچے کی دلچسپی کے علاوہ اسباق کو ذہن نشین کرانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔"اُردو کی پہلی کتاب" (۱۹۲۶ء)، "اُردو کی دوسری کتاب"(۱۹۲۶ء) اور "اُردو کی تیسری کتاب" (۱۹۲۶ء) اسی سلسلے کی مرتب کردہ درسی کتب ہیں۔جو "دارالاشاعت پنجاب لاہور" سے شایع ہوئیں۔ان نصابی کتب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مرتب نے کہانیوں اور نظموں کے انتخاب میں بچوں کی دل چسپی کا خاص خیال رکھا ہے ان میں اُنہیں چیزوں کا تذکرہ ہے جو ان کے جذبات کی عکاسی کرتی ہیں۔جنہیں وہ اپنے گردوپیش دیکھتے ہیں اور ان کے بارے میں متجسس رہتے ہیں۔ یہ نظم ہر بچے کی آرزوں کی عکاس ہے۔

مجھے ایک ننھا سا لڑکا نہ سمجھو

میں طاقت میں رستم سے بہتر بنوں گا

بہادر بنوں گا، دلاور بنوں گا

میں پڑھ لکھ کر اک روز افسر بنوں گا

ارسطو بنوں گا، سکندر بنوں گا

بہت سے ہنر مجھ سے ایجاد ہوں گے

بہت مجھ سے خوش میرے استاد ہوں گے

(۲۱)

ان نصابی کتب میں جس مواد کا انتخاب کیا گیا ہے وہ طلباء کی تعلیمی ضرورتوں اور اپنے وقت کے تقاضوں کے مطابق بھرپور اور مکمل ہے جس میں کھیل کود،

مذہب، علم جغرافیہ، تاریخ و سائنس پر بھی مضامین ہیں۔''دارالاشاعت پنجاب لاہور'' نے چھوٹے بچوں کے لیے تین درجوں میں کتابیں شایع کیں۔کتابوں کو مختلف درجوں میں شایع اس لیے کیا گیا کہ

"اُردو میں بہت کم عمر بچوں کے لئے جو قاعدہ ختم کر چکنے کے بعد بے حد آسان عبارت کی کتابیں پڑھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں کی دو تین کتابوں کے سوا اور کوئی کتاب نہ چھپی تھی چنانچہ اس عمر کے بچوں کو اپنی قابلیت کے مطابق اپنی تفریح کے لئے اور اپنی مشق بڑھانے کیلیئے کوئی اچھی کتاب نہ ملتی تھی۔انہیں مشکل کتابیں پڑھنے کو دی جاتی تھیں۔تو ان سے اُکتا کر وہ پڑھنے لکھنے کے شغل ہی سے گھبرا جاتے تھے۔بچوں کے والدین اور مدرّسوں کی مسلسل فرمائشوں پر سید امتیاز علی تاجؔ بی۔اے نے بہت ہی ننھے بچوں کے لئے جن کی تعلیم صرف اس قدر ہو کہ وہ اُردو کا قاعدہ ختم کر چکے ہوں بے حد محنت اور کوشش سے پانچ کتابیں لکھی ہیں۔جو اُردو میں بالکل نئی چیزیں ہیں یہ کتابیں بہت ہی جلی خط اور کھلے کھلے حرفوں میں اسی(۸۰) اسی صفحوں پر نہایت خوش نمائی سے چھاپی گئی ہیں اور ان میں بیس (۲۰) بیس کے قریب نہایت اعلیٰ رنگین تصویریں درج کی گئی ہیں اور انہیں خاص طور پر بچوں کی دلچسپی اور مذاق کو مدنظر رکھ کر بنوایا گیا ہے۔''(۲۲)

ان کتابوں میں بہت ہی آسان اور پیاری زبان استعمال کی گئی ہے۔اس بات کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ چار سے زیادہ حروف والے الفاظ سوائے اشد مجبوری کے اسباق میں نہ آئیں۔زیادہ تر اسباق ایسے موضوعات پر ہیں جن سے بچوں کی دلچسپی بڑھتی ہے اور ان کے علم اور تجربہ میں اضافہ ہوتا ہے۔مثلاً جانوروں پر، پیڑوں پر، گراموفون اور ہوائی جہاز جیسی مشینوں پر جن میں بچے خاص دلچسپی لیتے ہیں۔مشہور شہروں کی عمارتوں پر، تاریخ پر، سائنس کے آسان تجربوں پر جنہیں سیکھ کر بچے اپنے آپ کو جادو گر سمجھنے لگتے ہیں۔ حفظ صحت اور دوسری ضروری چیزوں پر بہت چھوٹے چھوٹے اسباق لکھے گئے ہیں۔اس درجے کی پانچ کتابیں ہیں (۱) ننھی کتاب (۱۹۲۶ء)، (۲) مُنی کتاب (۱۹۲۶ء)، (۳)پیاری کتاب (۱۹۲۶ء)، (۴) دلاری کتاب (۱۹۲۶ء)، (۵) ہماری کتاب(۱۹۲۶ء)۔

" دارالاشاعت پنجاب لاہور'' نے ننھے بچوں کے لیے پچیس کتابوں کا سیٹ دوسرے درجے کے لیے شایع کیا۔اس درجے کی کتابیں آٹھ سے گیارہ سال تک کی عمر کے بچوں اور بچیوں کے لیے ہیں۔

"پچیس کتابیں آٹھ سے گیارہ سال تک کے بچوں اور بچیوں کے لئے بہت محنت اور کوشش سے تیار کی گئی ہیں۔ہر کتاب میں کسی قدر لمبی اور دلچسپ کہانی ہے اور باقی ننھی ننھی اخلاقی، تاریخی اور مفید کہانیاں ہیں۔حرف موٹے موٹے،

سطریں کھُلی کھُلی اور عبارت بہت آسان ہے، کہانیاں سادہ ہیں، لیکن ساتھ ہی ان میں دلچسپی کے لئے کتابوں میں نہایت خوشنما تصویریں بھی درج کی گئی ہیں۔کاغذ، لکھائی، چھپائی بہت عمدہ۔"(۲۳)

دوسرے درجے کی تمام کتابیں۱۹۲۶میں "دارالاشاعت پنجاب لاہور" سے شایع ہوئیں۔اس درجے میں مندرجہ ذیل کتابیں شایع کیں گئیں۔(۱)بچوں کا
انصاف، (۲)خزانہ کامالک، (۳) سچا وعدہ، (۴)دو بہنیں، (۵)امیر اور بانس والا، (۶) عقلمند انگشتانہ، (۷)روس کا شہنشاہ، (۸)سفید کبوتر، (۹) لال بی بی، (۱۰)بہن کی محبت، (۱۱)گل بانو، (۱۲)مینڈک شہزادہ، (۱۳)عجیب ہنس، (۱۴) احسان کا بدلہ، (۱۵) چپ شہزادی، (۱۶)کیڑا بونا، (۱۷) فیاض بیگم، (۱۸)بدمزاج شہزادی، (۱۹)پتھر کا شیر، (۲۰)مغرور شہزادی، (۲۱)نیکی کا پھل(۲۲)بدی کابدلہ، (۲۳)بلوری جُوتا، (۲۴)نقلی شہزادہ، (۲۵)ابراہیم نائی۔

تیسرے درجے کے لیے گیارہ سے چودہ سال کی عمر کے بچوں کے لیے پچیس کتابوں کا سٹ "دارالاشاعت پنجاب لاہور" نے ۱۹۲۶ء میں شایع کیا۔"پچیس نئی
کتابوں کاسٹ گیارہ سے چودہ سال تک کے بچوں کے لئے بہت محنت اور کوشش سے تیار کیا گیا ہے۔یہ کہانیاں بے انتہا دلچسپ ہیں۔ ان کی زبان نہایت آسان اور پیاری ہے، لفظ خوبصورت اور بڑے بڑے اور کھلے کھلے ہیں۔کاغذ اورچھپائی نہایت عمدہ ہے اور سائز بہت خوشنما ہے۔بچوں کی دلچسپی کے لئے ہر کتاب میں چار چار تصاویر بنا کر درج کی گئی ہیں۔"(۲۴)(

تیسرے درجے میں مندرجہ ذیل کتابیں شایع کی گئیں:

(۱)ستارہ کی گڑیا، (۲) شہزادہ عزیز، (۳) پہاڑی ماں کی کہانی، (۴) دکھ کے بعد سکھ، (۵)تقدیر اور تدبیر، (۶)پادری کا دلچسپ قصّہ، (۷) چالاک چور، (۸) سُمندر کی سنہری پری، (۹) چالاک بلی، (۱۰) صابر شہزادی، (۱۱)بقراط اور جالینوس، (۱۲) ایک سُست لڑکا، (۱۳)، فتنہ کی کہانی، (۱۴)بھُول بھُلیاں، (۱۵)جور ومار راجہ، (۱۶)لوہے کو لوہا کاٹتا ہے، (۱۷)اپاہج فقیر، (۱۸)چالاک بھانجا، (۱۹)سعد اور سعید، (۲۰)دو بھائی، (۲۱)شہزادہ جمشید، (۲۲) جادو کا بُرج، (۲۳)جھوٹ موٹ کا بھُوت، (۲۴)عجیب عینک، (۲۵)کپو اور مانو۔

"دارالاشاعت پنجاب لاہور" نے ان کتابوں کو نفسیاتی اصولوں کے مطابق مختلف درجات کی عمر کے بچوں کے لیے شایع کیا۔پہلے درجے کے بچوں کے لیے پانچ، دوسرے اور تیسرے درجے کے بچوں کے لیے پچیس پچیس کتابیں اُس مخصوص عمر کے بچوں کی ذہنی، تعلیمی اور اخلاقی ضروریات کے مطابق شایع کیں گئیں۔ "دارالاشاعت پنجاب لاہور" نے نہ صرف عمر کے لحاظ سے کتابیں شایع کیں بلکہ جنسی تفاوت کے پیش نظر لڑکوں اور لڑکیوں کی دلچسپیوں کے عین مطابق لاتعداد تصانیف شائع کی ہیں۔

"اُردو زبان میں ایسی کتابیں بہت کم ہیں جو لڑکوں اور لڑکیوں کی طبیعت کے رجحان کا خیال رکھ کر ان کی معلومات بڑھانے اور ان میں مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے لئے لکھی گئی ہوں۔اس کمی کی وجہ سے وہ ایسے بیہودہ قصے اور کہانیاں پڑھنے میں

اپنا وقت گنواتے ہیں جو اخلاق سوز ہوتی ہیں۔دارالاشاعت نے اس کمی کو محسوس کر کے ایسی مفید اور دلچسپ کتابیں شایع کیں جن سے لڑکوں اور لڑکیوں کا جی بہلتا ہے اور ان کی معلومات میں اضافہ بھی ہوتا ہے ان کتابوں کی زبان نہایت شُستہ، پاک اور روزمرہ اور محاورے کے مطابق ہے۔اسلوب بیان نہایت دلکش، دل نشین، سیدھا سادہ اور پر اثر۔لڑکوں اور لڑکیوں کی دلچسپی اور فائدے کا کوئی ایسا پہلونہیں جو ان کتابوں کی ترتیب کے وقت نظر انداز کیا گیا ہو۔اس سلسلے میں تین بہنوں کی کہانی، دل پسند کہانیاں، تاج پھول، تاج گیت، امتیاز پچیسی، ریاض پھول، علی بابا اور چالیس چور، انمول موتی، سچے موتی پیش کی جا سکتی ہیں۔"(۲۵)

"دارالاشاعت پنجاب لاہور" نے ہمیشہ مذہبی رواداری کا مظاہرہ کیا اس ادارے نے غیر مسلم بچوں کے لیے بھی اُردو میں کتابیں شایع کیں۔"پھولوں کی کیاری" ہندو بچوں کے لیے شایع کی گئی کتاب اس بات کا بین ثبوت ہے۔
اس ننھی سی کتاب میں ہندوبچوں کے لئے ان کی چند تاریخی اور مذہبی کہانیاں نہایت آسان زبان میں لکھ کر درج کی گئی ہیں۔"(۲۶)
"

"دارالاشاعت پنجاب لاہور" نے بچوں کے لیے جو ادب بھی شایع کیا وہ بچوں کی اخلاقی اقدار کو بہتر بنانے کے لیے شایع کیا گیا۔"مفید و نصیحت آموز کہانیاں" اسی سلسلے میں بچوں کے لیے کتاب چھاپی گئی۔
"اس کتاب میں سچے واقعات اور مشاہیر کی زندگی کی سبق آموز کہانیاں ننھے بچوں کے اخلاق کی درستی کے لئے جمع کی گئی ہیں۔"(۲۷)

الغرض "دارالاشاعت پنجاب لاہور" نے اُردو ادب میں بچوں کے ادب کے حوالے سے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ادب الاطفال کے تمام محققین نے "دارالاشاعت پنجاب لاہور" کی اس سلسلے میں کی گئی کاوشوں کا برملا اعتراف کیا ہے جو اس ادارے کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اس اشاعتی ادارے نے برعظیم پاک وہند میں بچوں کے ادب کی نشوونما اور ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ حنیف شاہد، محمد۔ "تاج صاحب اور دارالاشاعت پنجاب" (مضمون)، مشمولہ: ماہ نامہ "کتاب" لاہور، تاج نمبر، ۱۹۷۰ء۔ص ۲۳، ۱۳

۲۔ اشتہار، مشمولہ: ہفت روزہ "تہذیب نسواں" لاہور، جلد: ۴۴، شمارہ: ۱، ۴ جنوری ۱۹۴۱ء آخری صفحات مطبوعہ اشتہار۔

۳۔ ایضاً

۴۔ اسد اریب، ڈاکٹر، بچوں کا ادب (تاریخ و تنقید)۔ملتان: کاروانِ ادب، ۱۹۸۲ء ۔ ص۱۰۵

۵۔ محمدی بیگم۔تاج گیت۔لاہور: دارالاشاعت پنجاب، س ن۔ص۲

۶۔ ا سد اریب۔ڈاکٹر، الف سے ی تک (بچوں کے ادب کا تجزیہ)۔ملتان: کتاب نگر، ۱۹۹۰ء ۔ ص۵۰

۷۔ قرۃ العین حیدر۔کار جہاں دراز ہے۔بمبئی: فن اور فنکار پبلشر، ۱۹۷۷ء۔ص۶۶ ۱ (فُٹ نوٹ)

۸۔ اسد اریب، ڈاکٹر۔بچوں کا ادب (تاریخ و تنقید)۔ ص۱۹۷

۹۔ نواز حسن زیدی، سید، ''حفیظ جالندھری۔شخصیت و فن'' تحقیقی مقالہ برائے پی۔ایچ۔ڈی اُردو،غیر مطبوعہ، مملوکہ: پنجاب

یونیورسٹی لاہور، ۲۰۰۴ء۔ص۱۶

۱۰۔ حفیظ جالندھری۔پھول مالا۔ لاہور: دارالاشاعت پنجاب۔ ۱۹۲۸ء

۱۱۔ حفیظ جالندھری۔بہار کے پھول۔لاہور: دارالاشاعت پنجاب۔ ۱۹۲۸ء

۱۲۔ حفیظ جالندھری۔ ہندوستان ہمارا۔ لاہور: دارالاشاعت پنجاب۔ ۱۹۴۱ء

۱۳۔ خوشحال زیدی۔ڈاکٹر۔اُردو میں بچوں کا ادب۔ نئی دہلی: بزم خضر راہ، ۱۹۸۹ء۔ص۳۹۰

۱۴۔ غلام عباس (مرتب) پھول کا۸ ۴ سال کی جلدوں کا انتخاب۔کراچی: فضل سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، ۱۹۹۸ء۔ص۱۱

۱۵۔ غلام عباس۔جادو کا لفظ۔ لاہور: دارالاشاعت پنجاب۔ ۱۹۵۹ء

۱۶۔ غلام عباس۔ چاند کی بیٹی۔ لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۲۷ء

۱۷۔قرۃ العین حیدر۔ کار جہاں دراز ہے۔ص۶۶ ۱ (فٹ نوٹ)

۱۸ ۔نذر سجاد حیدر۔ سلیم کی کہانی، مشمولہ: ہفت روزہ ''پھول'' لاہور: جلد ۱،شمارہ: ۱ ۵ ،۲۵ دسمبر ۱۹۰۹ء۔ص۱۲۳

۱۹۔ پھول، ہفت روزہ۔ جلد ۲،شمارہ: ۱، اجنوری ۱۹۱۰ء، ص۳

۲۰۔ پھول، ہفت روزہ۔ شمارہ:۲، ۸ جنوری ۱۹۱۰ء، ص۳۱

۲۱۔ممتاز علی، سید۔ اُردو کی دوسری کتاب۔ لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۲۹ء۔ص۱۸۳

۲۲۔ ادارہ، فہرست کتب، لاہور: دارالاشاعت پنجاب،۲۷ ۱۹ء۔ص۴،۵

۲۳۔ ایضاً۔ص۲۹،۳۰

۲۴ ۔ ایضاً۔ ص۳۵

۲۵ ۔ حنیف شاہد، محمد۔ ''تاج صاحب اور دارالاشاعت پنجاب'' (مضمون) مشمولہ: ماہ نامہ ''کتاب'' لاہور: ص۱۳۔

۲۶ ۔ ادارہ، فہرست کتب، ۱۹۲۷ء۔ص۶۶

۲۷۔ ا یضاً